

# آمدِ طالبان اور پاکستان

## افغانستان میں طالبان آمد کے پاکستان پر اثرات

BRICS Burhan Research Institute of Concise Studies

BRICS

Burhan Research Institute Concise Studies

رپورٹ: آمدِ افغان اور پاکستان

تجزیہ نگار: صہیب خالد

نشریاتی ادارہ: برکس

ناشر: برھان پبلی کیشنز

# پیش لفظ

## افغانستان میں طالبان کی فتح

## اور

## خطہ میں بدلتے ہوئے سیاسی حالات

## کے تناظر میں پاکستان میں نے والی

## سیاسی، معاشرتی، مذہبی، تمدنی و عسکری

## رجحانات و اثرات

# افغانستان بنگاہِ مُصورِ پاکستان

اقبال جو مصورِ پاکستان تو ہیں ہی ایک مفکر ایک دانش ور ہونے کے علاوہ وہ غضب کی نگاہ فراست رکھتے تھے، علامہ کو مستقبل میں بننے والی اسلامی فلاحی ریاست مملکتِ خداداد پاکستان کے ممکنہ جغرافیہ کی بھی پوری طرح جان چکے تھے، ابھی جب پاکستان فقط ایک نظریہ میں موجود تھا عملی طور پر دور دور تک کسی آزاد ریاست کا کوئی نام ونشان کوئی آثار تک نہیں خارجہ پالیسی وضع کر رہے تھے، جیسا کہ علامہ کی ایک مشہور تھے تب بھی اقبال برِصغیر میں بننے والی ممکنہ آزاد ریاست کی رباعی ہے کہ

آسیا یک پیکرِ آب و گِل است
ملتِ افغان در آں پیکرِ دل اَست
از فساد اُو، فسادِ آسیا
از کشاد اُو، کشادِ آسیا

اگر (تصور کر لیا جائے کہ) ایشیاء پانی و مٹی کا پیکر (جسم) ہے
تو افغان ملت اس مٹی کے جسم میں دل کی طرح ہیں
اگر یہاں فساد ہو گا تو پورے ایشیاء میں فساد ہو گا
اگر یہاں امن ہو گا تو پورے ایشیاء میں امن ہو گا

بنظرِ عمیق دیکھا جائے تو علامہ اقبالؒ کی فراست سے بھرپور افغانستان کے ماضی اور جغرافیائی خدوخال کو دیکھتے ہوئے بھانپ گئی تھی کہ افغانستان ہی دراصل برِ صغیر کی سیاست کا مرکز و محور ہے، یہی بات تھی کہ جس وقت علامہ نظریاتی طور پر مسلمانانِ ہند کے کے لئے مستقبل بننے والی آزاد مسلم ریاست کا خواب دیکھ رہے تھے اسی وقت میں مستقبل قریب میں بننے والی مملکت خداداد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خارجہ پالیسی بھی وضع کر رہے تھے، یہی بات یہی اندیشے علامہ نے اپنے دورہ افغانستان میں بھی اسی بات کا ظاہر کیا تھا اور برملا افغانستان کے اعلیٰ سطحی دماغوں میں یہ بات ڈال رہے تھے، اس فکر و کرب کا ظاہر علامہ نے افغانستان میں کہی جانے والی اپنی ایک رباعی میں بھی کیا کہ

سرودِ رفتہ باز آید کہ ناید
نسیمی از حجاز آید کہ ناید
سر آمد روزگارِ ایں فقیری
دگر دانائے راز آید کہ ناید؟

وہ پہلا دور آئے گا یا نہیں
حجاز سے تازہ ہوا آئے گی یا نہیں
اس فقیر کا بھی وقتِ آخر آگیا ہے
کوئی دوسرا راز جاننے والا آئے گا یا نہیں



علامہ اقبال دورہ افغانستان کے دوران سر راس مسعود بھی ہمراہ ہیں

یاد رہے افغانستان جہاد اور افغان مجاہدین کے مشہور نعرے، کے خالق بھی سر ڈاکٹر محمد علامہ اقبال ہیں

**افغان باقی، کہسار باقی اور الحکم اللہ، الملک اللہ**

یہ الفاظ اقبال کے افغانستان پر کہے جانے والے اشعار کا حصہ ہیں، جو کچھ یوں ہیں کہ

رومی بدلے' شامی بدلے' بدلا ہندوستان
تو بھی اے فرزند کہستاں اپنی خودی پہچان

اس نظم میں اقبال نے نادر شاہ کی مزاحمت کر کے انکی فوجوں کو پسپا کرنیوالے افغانیوں کے عزم و استقلال' خودداری و عزت' جوش و عمل اور شجاعت پر انہیں ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا کہ

نادر نے لوٹی دلی کی دولت
ایک ضربِ شمشیر! افسانہ کوتاہ
افغان باقی' کہسار باقی
الحکم اللہ' الملک اللہ

یہی وجہ ہے کہ اہل نظر و اہل فراست جب بھی افغانستان کے مسئلہ کو سلجھانے کے لئے تجاویز دیتے ہیں اقبال کو شامل حال رکھتے ہیں، کم از کم پاکستان کی افغانستان سے متعلقہ خارجہ پالیسی میں اقبال کے افکار کو شامل حال رکھنا چاہئے۔

گذشتہ کچھ دنوں سے "طالبان آرہے" کی گردان گردائی جارہی تھی پاکستان میں لبرلز مافیا پاکستانی طالبان ٹی ٹی پی سے متعقلہ سابقہ ویڈیوز سوشل میڈیا پر پھیلا کر طالبان کے عالمی تصور کو خراب کررہے تھے آج وہ انگلیاں دانتوں میں دیئے طالبان کو کابل کی سرکاری عمارات پر قابض دیکھ رہے ہیں، طالبان کے مظالم پر پیسے لگانے اور وقت برباد کرنے والوں کو طالبان نے عام معافی کے اعلان سے گہرا صدمہ پہنچایا کچھ ہی دن میں عبوری حکومت مستقل حکومت کا اعلان کردے گی اور دنیا ایک بار پھر ایک مثالی حکومت دیکھے گی جس میں قانون سڑکوں پر گھومتا نظر نہیں آئے گا بلکہ عملی صورتوں میں نافذ ہوگا جس حکومت کی مثالی شکل ملاء عمر نے 1996ء سے 2001ء تک دنیا کو دکھائی اور دنیا آج تک حیران کے اسلامی امارت افغانستان کا حکم کس جگہ ملک کے طول عرض میں مانا جاتا اور اس پر عمل کیا جاتا یہ نظام خلافت وشورائی ہی دراصل بڑی طاقتوں کی نظر میں کھٹک رہا تھا کہ جسے دنیا تیزی سے تسلیم کررہی تھی اس کا حل یہ نکالا گیا کہ 9/11 جیسا پوری بیہودگی سے کرایا گیا اور اس کے بہانے افغانستان میں درندگی شروع کی گئ پوری مغربی طاقتوں کا اصل نشانہ پاکستان تھا جس کے لئے افغانستان کے میدان جنگ کو بیس کیمپ بنانا تھا بہتی گنگا میں ہاتھ دھونے کے اور پاکستان سے اپنی ازلی نفرت کے اظہار کے لئے ہمارا ہمسائیہ کبھی کھلم کھلا اور کبھی چھپ چھپا کر بیرونی طاقتوں سے اتحاد کئے طالبان مخالف گرہوں کو فنڈ کیا اور ٹرینڈ کیا آج زمین و آسمان نے 1996ء کا منظر دوبارہ دیکھ لیا کہ کس طرح مٹھی بھر مجاہدین نے نام نہاد اسلحہ وسہولتوں کے ساتھ امریکہ کو ناکوں چنے چبوائے اور روس کی طرح اس کا غرور بھی مٹی میں ملادیا

## اب کیا ہونے جارہا ہے؟

اس کے بارے میں کچھ کہنا قبل از وقت ہوگیا مگر ایک بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ پاکستان میں موجود اینٹی اسلام اور لبرل طبقہ کو جو خدشات اور جتنے معصوم پاکستانی ان نمک حراموں کے کہے میں آکر خطرہ محسوس کررہے ہیں وہ اطمینان رکھیں کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوگا جیسا کہ آپ سوچ رہے ہیں بلکہ افغانستان میں طالبان کی حکومت سے کچھ فائدے پاکستان کو ہر صورت ہوں گے، جیسے افغانستان کی طرف

سے پاکستانی سرحد پر مکمل اطمینان، افغانستان کی سابقہ حکومت میں امریکہ، برطانیہ، اسرائیل اور ہندوستان کی چھتری تلے پلنے والے موزی خوارج و دہشت گردوں کے پاس اب کوئی جائے امان نہیں یا تو یہ اپنے مغربی آقاؤں کے ساتھ جائیں گے یا جو پاکستان میں کسی مشن پر تھے یہاں پھنس جائیں گے، پاکستان کے خلاف کسی ملک کسی گروہ کو افغانستان میں سے اب سپورٹ نہیں ملے گی کیونکہ یہ طالبان ملاء عمر کی باقیات ہیں جو اسی کے نظریات پر پاکستان سے بے پناہ مخلص ہیں اور جن کے ایک دعویٰ کے مطابق انہوں نے کبھی پاکستان کے خلاف جاکر پاکستان کی طرف ایک بھی گولی نہیں چلائی نہ مستقبل میں چلائیں گے، دوسرا بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ دہشت گردی کا تمام نیٹ ورک اس بوڑھے برگد کے پیڑ کی مانند رہ جائے گا جس کی جڑیں کھوکھلی ہو چکی ہیں اور دہشت گردی پر اٹھنے والے کافی سارے اخراجات مستقبل میں بتدریج کم ہو جائیں گے.

## کرنا کیا چاہیئے؟

بطور پاکستانی قوم ہمیں طالبان کو خوش آمدید کہنا ہو گا تاکہ ہمارے معاشری وسماجی نظام میں موجود انتہا درجے کی بے غیرتی وبے شرمی کو کم از کم بریک لگ جائے گی، پاکستان کی خارجہ پالیسی کو اگر مصور پاکستان قلندر لاھوری کی نگاہ فراست سے دیکھیں تو علامہ فرماتے ہیں کہ

آسیا یک پیکرِ آب و گِل اَست
ملتِ افغان در آ پیکرِ دل اَست
از فساد و او فساد آسیا
از کشاد و او کشاد آسیا

اگر (تصور کر لیا جائے کہ) ایشیاء پانی و مٹی کا پیکر (جسم) ہے
تو افغان ملت اس مٹی کے جسم میں دل کی طرح ہیں
اگر اس (افغانستان) میں فساد ہو گا تو پورے ایشیاء میں فساد ہو گا
اگر اس (افغانستان) میں امن ہو گا تو پورے ایشیاء میں امن ہو گا

بالکل اسی پالیسی کے مصداق افغانستان کی ثقافت و تہذیب و تمدن کے علاوہ سیاسی و معاشری اثرات کا اثر پاکستان پر پوری طرح ہو گا اور پاکستانی قوم اس قدر اثر قبول کرنے والی اور بھیڑ چال کا شکار ہے کہ افغان معاشرے کی مضبوط ثقافت اور روایات کو اپنے معاشرے سے مربوط کر کے گی، جو ایک خوش آئیند بات ہے۔

## معاشی اثرات

باجود یہ کہ سابقہ افغان حکومت اور پاکستان کے مابین بہت سے معاہدوں کے باجود صدرف چمن بارڈر پر بناء ویزہ پاسپورٹ لوگوں کے آنے جانے کی روزانہ تعداد ایک اندازے کے مطابق 30 ہزار سے زیاہ ہے یعنی باوجود پابندیوں کے بھی یہ بارڈر سمگلنگ کا گڑھ ہے جہاں بناء ایکسائز وڈیوٹی لاکھوں کروڑوں کی مصنوعات آر پار جاتی جس کی وجہ سے پاکستان کو ٹیکسز کی مد میں تو نقصان ہو تا ہی جو براہ راست نقصان میں شمار ہو تا جبکہ نقصانات کے باقی کئی پہلوؤ بھی ہیں جیسے مقامی تجارت کو نقصان، مقامی مصنوعات کی قیمتوں میں ہوش ربا اضافہ متعلقہ علاقوں میں چھوٹی صنعتوں کا پروان نہ چڑھنا پھر چوری، ذخیرہ اندوزی کے

رجحان کو تقویت ملنا دوسری طرف اگر 1996ء سے 2001ء کی افغان حکومت کا بنظر عمیق مطالعہ کیا جائے تو یہ فیصد 10 سے بھی کم ملے گی بعد ازاں آپسی معاہدات و تعاون سے اس فیصد کو بھی کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔

## مذہبی اثرات

جیسا کہ پوری دنیا میں افغان طالبان کو مذہبی انتہا پسند کے طور پر پیش کیا جارہا ہے، اور دنیا کو اسلام فوبیا میں الجھانے کی کوشش کی جارہی مگر اس بار برسرِ اقتدار آنے والے طالبان سابقہ طالبان پوری مختلف بھی ہیں منفرد بھی ہیں دنیا کے ایسے تمام ممالک کے ساتھ جن کا سیاسی وزن موجود تھا کامیاب مذاکرات کے بعد امریکہ جیسی عسکری طاقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا ہے، اور کابل میں داخلے و تسلط کے فوری بعد عام معافی کا اعلان کر کے مغربی دنیا کی طرف سے دیئے جانے والے مذہبی انتہا پسندی کے ٹائیٹل کو ایک ہی تدبیر سے سلجھا دیا ہے تو یہ لوگ ماڈرن جنگی تکنیکی صلاحیت کے بھی واقف ہیں اور جدید ٹیکنالوجی سے بھی یہ لوگ آپ کو سوشل میڈیا سے پرنٹ میڈیا و الیکٹرانک میڈیا کو کسی طرح ڈیل کرتے ہیں یہ آنے والے وقتوں میں دنیا خود دیکھ لے گی جہاں تک ان تمام اہلیتوں کے ساتھ پاکستان میں ایک مخصوص مذہبی گروہ کو مضبوطی حاصل ہوگی مگر چونکہ افغان طالبان بہت زیادہ مدبر اور دور رس مستقبل کو دیکھنے کی فراست سے لبریز ہیں وہ اس تاثر کو زائل رکھنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں اگر دیکھا جائے افغان طالبان کے عسکری و جہادی رجحان کو تو ہندوستان کو کشمیر کا عندیہ دینے کے بعد امید کی جاسکتی ہے حالیہ پاکستان افغان مذاکرات میں پاکستان کی عسکری اور جہادی تنظیمات کو پس پردہ ایکٹو کیا جائے گا، جن کا افرادی و اخلاقی تائید طالبان کے لئے بہت ضروری ہے۔

## پاکستان کی علیحدگی پسند تحریکیں

افغانستان میں طالبان کی حکومت آنے سے پاکستان کو جو سب سے بڑا فائدہ ہو گا وہ یہ کہ پاکستان کا افغان بارڈر محفوظ ہو جائے گا اور جو علیحد گی پسند طاقتیں سابقہ افغان حکومت کی چھتری تلے امریکہ، اسرائیل، ہندوستان کی صیہونی وچانکیائی تکون کی مدد سے پاکستان میں دراندازی کر رہے تھے اُن کو بریک لگ جائے گی پاکستان میں ایک بار تو افغان مخالف مذہبی طبقہ زور پکڑے گا مگر کچھ عرصے میں گرد بیٹھ جائے گی منظر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا مذہبی و نظریاتی انتہاپسندوں کو کہیں جائے پناہ نہیں ملے گی، علیحد گی پسند تحریکوں اور صوبائی تعصب کا سارا نیکسیس افغانستان سے ڈیل ہو رہا تھا، پاکستان میں جاری تحریک طالبان پاکستان جن کی کمر کافی حد تک ضربِ عضب دیگر قومی آپریشنز سے ٹوٹ چکی ہے مزید کمزور ہو جائیں گے، کیونکہ افغان طالبان کسی طرح بھی تحریک طالبان پاکستان کی آئیڈیالوجی پر یقین نہیں رکھتے نہ کسی جگہ سپورٹ کرتے ہیں تحریک طالبان پاکستان کا سارا نیٹ ورک بھی اُس افغانستان سے چلایا جا رہا تھا جو امریکہ، اور ائیل و ہندستان کے زیر تسلط تھا۔

## مستقبل کے خدشات

ان تمام مثبت پہلوؤں سمیت افغانستان کے کہساروں کی تاریخ گواہ ہے کہ افغانستان پر جس طرح کسی بیرونی طاقت کی حکومت مشکل سے بنتی و چلتی ہے اسی طرح خود افغان گرہوں قبیلوں اور مختلف نظریات میں تقسیم ہیں، یہ کسی بیرونی دشمن سے نمٹنے کے لئے ایک ہو جاتے ہیں اور نیک نیتی سے نکال باہر کرتے ہیں مگر طاقت و اقتدار کے حصول کے بعد ان کے آپسی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں، سابقہ افغان فوج کا سربراہ رشید دوستم کسی دور میں افغان مجاہدین ہی کی کوششوں میں روڑے اٹکاتا تھا اور کابل کا بلاشریک سربراہ بننا چاہتا تھا اپنے ہی حامی احمد شاہ مسعود سے اس کی بنتی ہی نہیں تھی اور قابلیت اس میں اتنی تھی کہ کابل میں سب سے قریب ہونے کے باجود احمد شاہ مسعود نے اسکے نیچے سے کابل کھینچ لیا تھا جس احمد شاہ

مسعود کا مسکن افغانستان اک دوسرا کونا تھا یعنی وادیِ پنج شیر ، اسی حکومت میں عبد اللہ عبد اللہ کبھی احمد شاہ مسعود کا دایاں بازو تھا، موجودہ مفتوح حکومت میں بہت سے لوگ سابقہ مجاہدین تھے اب اللہ ہی جانے کہہ یہ اس وقت کے طالبان کی سالہا سال پر محیط حکمت عملی تھی کہ کچھ لوگ حکومت میں تھے اور باقی مجاہدیا ان مجاہدین ہی کے نظریات بدل گئے تھے ، بہترین علم اللہ کے پاس ہے ، اور وہی ہے جو نیات کو جانتا ہے لیکن موجودہ افغان حکومت بھی بیرونی دنیا سے اپنے سفارت تعلقات قائم نہ کر پایا اور جدید دنیا کے ساتھ نہ چل پایا تو بڑی طاقتوں اور بین الاقوامی مفاد پرست ٹولے کو ایک بار پھر موقع مل جائے گا کہ افغانستان کو اپنی ریشہ دوانیوں کا مرکز بنالیں گے ، یاد رکھیں افغانستان محفوظ ہو گا تو ایشیاء میں امن ہو گا، اگر افغانستان میں فساد ہو گا تو پرا ایشیاء اس کی لپیٹ میں آجائے گا۔

افغـان باقی، کہسار باقی اور الحـکم اللّـہ، الملکـــــ اللّـہ

اللہ پاکستان کا حامی وناصر ہو اللہ ریاست پاکستان کو محفوظ و مامون رکھے